غرض رو رو سکینہ اس گھڑی یہ بین کرتی تھی
جب حالت حرم کی دل پہ دیکھ اسکو گذرتی تھی
سر اپنا پیٹ کر ہر لحظہ آہ سرد بھرتی تھی
کہ جسکی شرح لکھنے سے زبان خامہ عاری ہے

یہ تو نے مرثیہ کہکر جو اے سودا پڑھایا ہے
تو تنہا اپنی ہی خاطر جنان مین گھر بنایا ہے
حدیث ان نبی پر کر عمل سب کو رلایا ہے
جگہ جنت مین سب کیواسطے تو نے سنواری ہے

مرثیہ حضرت امام

کہے ہے فاطمہ رو رو کے یارب اپنا حال
کیا تھا جسکو بڑا مین نے اپنی گود مین پال
کھو اگیا ہے مرا کربلا مین ایسا لال
سو یون شہید ہوا ہاے ایزد متعال

حسین ہی چین مجھے اس بغیر اب اک تل
مجھے یہی ہوا دنیا مین چرخ سے حاصل
کدھر گیا مرا دیکھو تو آج راحت دل
یہ کہہ کے پیٹے ہین سر اور نوچتی ہین بال

غم حسن نے بن آتش مرا جگر بھونا
پھر اہل حرم دیکھ دکھ ہوا دونا
حسین کے موے گھر ہو گیا سبھی سونا
خراب پھرتی ہے اب دربدر نبی کی آل

ہر ایک دم جو سبب تشنگی کے روتا تھا
سبھون سے خرد نبی کا وہی پروتا تھا
سو مجھ ضعیفہ کا اصغر وہ ایک پوتا تھا
لگی ہے جسکے گلے بیچ ایک تیر کی بھال

یتیمون پہ مرے ناحق ہوئی ہے یہ بیداد
یہ ظالمون سے تو اب پوچھتا مین پاؤن داد
مین تیرے سامنے کرتی ہون اسلیے فریاد
کہ گھر علی کا کیا تم نے کس لیے پامال

حسن کا بیٹا جو قاسم تھا اسمین جان نہین
سوے اسکے کسی مرد کا نشان نہین
ہے عابدین سو اسے طاقت و توان نہین
کہ بیوؤنکی خبر گیری کا ہو اسکو خیال

ہوا ہے مشک لے عباس جاکے پانی پہ
ان اشقیاؤن نے کس سہل زندگانی پہ
کھڑی مین روتی ہون اب اسکی نوجوانی پہ
لیا ہے آج مرا اپنی گردنون پہ وبال

مدینہ چھوڑ کے وے کربلا مین آئے تھے
ہر ایک بات مین کیا مکر و فن بنائے تھے
دغا سے تابیون نے قتل کو بلائے تھے
وگرنہ یان تمہین لانا انھین تھی کسکی مجال

ہمارے گھر کو تو ان ظالمون نے لوٹا ہے
یہ حال دیکھ کے دل سب کا غم سے ٹوٹا ہے
نبی کی آل کو لے تیغ ظلم کوٹا ہے
ہوا ہے بدر اسی غم سے آسمان پہ ہلال

سر حسین جدا جب ہوا ہے خنجر سے
خطاب اس تن نازک کو یون ہوا سر سے

یہ کہیو حشر کے دن تم کہ مین کرونگا وصال

جو کوئی آوے ترا خویش و اقربا گھرتے
جو ہوئے باپ تو معصوم کاہے کو لڑتے
لب فرات پر اس طور پیاسے کیون مرتے
مدینے سے قدم آگے وہ کس لیے دھرتے
ہر ایک چلتے کیون اپنی لب زبانکو نکال

بدن زخم دیکھ کے اکبر کے بیقراری ہوئی
نشیب مین اصغری انکھونکے نزار و زار ہوئی
گلے سے تیر کی اصغر کے بھال پار ہوئی
پڑے ہین دو مرے فرزند رنگین گل کی مثال

بتادے مجکو اب ڈھونڈھتی کہان جاؤن
سوای تیرے کسے حال اپنا دکھلاؤن
کہین جو روٹھ گئے ہون تو مین منالاؤن
کدھر گئے وہ مرے ننھے ننھے سب اطفال

بیان کرتی ہون ہر وقت مین یہ سمجھا کر
نہین مین سننے کی جب تک نہ مین آ کے پھر
اگر ہزار تسلی دے کوئی مجھکو دیکر
کسی کے کہنے سے دل سے نہ جائے گا یہ ملال

اب اسقدر تو ستم کر چکا فلک بدخو
نہ روؤن کیونکہ مین اپنے ستم رسیدون کو
کہ جز خون مین دیا کشتی لہو کو ڈبو
کہ ایک بار موے سب مرد وہ آل و عیال

کہا یہ حضرت زینب نے ہائے اے بھائی
فلک نے کیون تری حالت یہ مجھکو دکھلائی
مین کیون نہ ساتھ ترے آج قتل مین آئی
کہ دن کی کیونکہ بسر زندگی مین اب و سال

نبی کا لخت جگر اور علی کا نور العین
پڑا ہے خاک مین بیجان ہو کے سو وہ حسین
حسن کی جان کا امن اور میرے دلکا چین
کہ اسکے غم نے کیا دل مرا اینٹ پامال

علی کے باغ کا اک لخت لٹ گیا گلزار
نہین ہے زندگی مجکو جہان مین درکار
بجائے گل کے مین اب دیکھتی ہون ان خس و خار
ملاقات اب مجھے بھائیون سے رب جلال

غرض یہ کہتی تھی زینب سبب جدائی کے
بڑے حقوق ہین مجھپر تو میرے بھائی کے
جلا حسین کو تو واسطے خدائی کے
کہ نور ہو مری آنکھون نہین دیکھ اسکا جمال

یہ سنکے سر پہ بھی ڈالتے ہین اپنے خاک
ہوے زمین پہ پری جن و دیو سب غمناک
کیا فلک نے ہر ایک نے گریبان چاک
خورشید کو چھوڑ کے روتی ہین دشت بیچ غزال

زیادہ اس سے نہ دے سودا اب کلام کو طول
اسی سے حشر مین بخشش کا تیری ہوگا اصول
ہوا یہ مرثیہ اب اس جناب مین مقبول
ملیگا ساقی کوثر سے تجکو آب زلال